سوال

(426) صحت ہبہ کے لیے تملیک کا لفظ ضروری نہیں ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مورث اعلیٰ کے چند بیٹے اور ایک بیٹی تھی ۔ ایک بیٹے نے مورث اعلیٰ کے سامنے انتقال کیا اور چھوڑا اپنے وارثوں کو۔ تب مورث اعلیٰ نے ساڑھے آٹھ مہینے پہلے بحالت صحت ذات ودرستگی ہوش وحواس خوشی سے اپنے بڑے بیٹے منتظم سے روبروئے سب وارثان اپنے کے یہ کہا کہ ہماری حیات میں سب وارثان کو ہمارے اور سب وارثان پسر متوفی کو ہماری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو تقسیم کرکے مالک وقابض کردو ،تاکہ بعد ممات میرے باخودہا میں تم لوگوں کے اور وارثان پسر متوفی مذکور کے نزاع نہ رہے ،چنانچہ بڑے بیٹے منتظم نے بحکم مورث اعلیٰ بمشورہ جملہ برادران اپنے ایک تحریر کہ جس کی عبارت ذیل میں نقل ہے ، تحریر کرکے ازروئے قرعہ وثبت مہر مورث اعلیٰ کے تقسیم کیا اور سب موہوب لہم کو اپنے اپنے حصہ پر مالک کرکے قبضہ دے دیا اور ہر ایک موہوب لہم نے اس تقسیم کو بخوشی ورضا اپنی قبول کرکے العبد ودستخط اپنا اپنا اس تحریر پر کردیا اور اس تاریخ سے اپنی اپنی جائیداد موسومہ پر قابض ہوکر متصرف جائیداد ہوئے اور اس وقت تک ہیں اور ہر موہوب لہم سے واسطے مورث اعلیٰ کے بقدر خرچ ذاتی مورث اعلیٰ موافق آیت : وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا کے مقرر کرالیا۔

چونکہ مورث اعلیٰ ایک عورت بے پڑھی ہوئی تھی اور منتظم بھی عالم وقانون دان نہ تھا ، تحریر میں لفظ قابض ودخیل کا لکھا گیا ، مالک کردینے کا لفظ نہیں لکھا ، لیکن مقصود اور بیان اور حکم مورث اعلیٰ اور مقصود منتظم اور موہوب لہم یہی تھا کہ سب کو مالک بنادیا ، چنانچہ اسی تاریخ سے سب موہوب لہم اپنے اپنے حصے پر مالک وقابض بطور ملکیت ہوئے اور کسی نے تاحیات مورث اعلیٰ کچھ چوں وچرا نہیں کیا اور ہر ہر شخص اپنے اپنے حصے پر بطور ملکیت قابض ہوکر متصرف جائیداد کا اپنی رہا ، چنانچہ اس بات کے شاہد سب موہوب لہم اور جمیع اقران وبرادران نسبتی وجوار واطراف کے ہیں کہ مقصود اور بیان اور حکم مورث اعلیٰ اور مقصود اور بیان موہوب لہم یہی تھا کہ سب موہوب لہم مالک ہوں گے ۔ لیکن بعد ممات مورث اعلیٰ کے منجملہ موہوب لہم کے ایک موہوب لہ کہتا ہے کہ یہ تحریر و تقسیم صحیح نہیں ہے ، کیونکہ اس تحریر میں لفظ مالک کردینے کا نہیں لکھا ہے ۔ پس موافق مقصود مورث اعلیٰ اور موہوب لہم کے عنداللہ یہ ہبہ و تقسیم صحیح ہوا یا نہیں ؟ اگر صحیح نہیں ہوا تو یہ بیان مقصود مورث اعلیٰ اور تحریر ہبہ نامہ وقرعہ کیا تصور کیا جائے گا بیٹوں کے حق میں اور وارثان بیٹے متوفی کے حق میں ؟ فقط۔

نقل عبارت تحریری مورث اعلیٰ :۔

چونکہ تقسیم کرنا جملہ جائیداد کا جملہ ورثائے شرعی پر مقصود ہے لیکن حافظ محمد حسن مرحوم یکے از پسران و وارثان نے من مسماۃ بی بی شرفن مالک وقابضہ جملہ جائیداد کے بگذاشت محمد موسیٰ و محمد عیسیٰ وغیرہ وارثان اپنے بقضائے الٰہی فوت کیا چونکہ وارثان پسر مرحوم مذکور کے قانوناً ترکہ سے محجوب ہوئے من مسماۃ بی بی شرفن مذکورہ حاجب کرنا ان لوگوں کا ضرور وبدل منظور ہے مگر حال یہ ہے کہ کل دیہات کا کاغذ نا تیار ہے اس واسطے بالفعل جائیداد مفصلہ ذیل کو جس کا کاغذ درست و مرتب حسب سہام شرعی بنام مسماۃ طوفن دختر و مولوی محمد احسن پسر و محمد موسیٰ و محمد عیسیٰ و محمد یحییٰ و محمد اسحاق و محمد زکریا پسران و مسماۃ امین و مسماۃ انیسہ دختران وارثان حافظ محمد حسن مرحوم مذکور و مولوی محمد وحید و مولوی نور احمد و حافظ علی اکبر و حافظ علی اصغر و مولوی علی احمد پسران 1297) فصلی سے تقسیم کرکے قبضہ میں ان لوگوں کے دیا وہ قابض و دخیل کردیا اب جملہ ورثائے مذکورین اپنے اپنے مواضعات پر حسب تقسیم نامہ ہذا قابض و دخیل ہوکر بعد ادائے مالگزاری کلکٹری و پبلک وغیرہ متعلقہ اخراجات و یہی و تعمیل احکام حاکم وقت کے کل محاصل پر متصرف ہوکر زر معینہ سالانہ ہمارا ارسال کیا کریں اور جملہ مواضعات مفصلہ ذیل ساڑھے سات سہم پر تقسیم کیا کہ جوازروے نشست کے فی سہم 7/4 ہوا ہے اور نصف اس کا 3/2 ہوتا ہے فقط۔

مطابق اس قرعہ کے ہر یک یکم اس 1297 فصلی سے قبضہ و دخل کریں اور اللہ ان لوگوں کو مبارک کرے ۔ فقط (مہر مورث اعلیٰ) العبد فلاں منظور ہے العبد فلاں قبول و منظور ہے ۔ العبد فلاں بسرو چشم منظور۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ہبہ و تقسیم صحیح ہے صحت ہبہ کے لیے لفظ تملیک لکھنا شرط نہیں ہے نفس تملیک کا پایا جانا کافی و بس ہے اور جب مسماۃ شرفن واہبہ اپنے بیٹے منتظم کو واسطے تکمیلہ کرادینے ہبہ کے وکیل کردیا یعنی ان سے کہہ دیا کہ ہماری حیات میں سب وارثان پسر متوفی کو ہماری کل جائیداد منقولہ کو تقسیم کر کے مالک و قابض کردو تاکہ بعد ممات ہماری باخود ہاتم لوگوں کے اور وارثان پسر متوفی مذکور کے نزاع نہ رہے اور اس بڑے بیٹے منتظم یعنی وکیل مذکور نے بحیثیت وکالت اپنی حکم مذکور کی تعمیل کردی یعنی جائیداد مذکورہ کو تقسیم کر کے ہر ایک موہوب لہ کو اس کے حصہ کا مالک و قابض کردیا اور ہر ایک موہوب لہ نے اس کی کاروائی کو بخوشی ورضا اپنی قبول و منظور کرلیا اور اس تاریخ سے ہر ایک موہوب لہ اپنی اپنی جائیداد موسومہ پر مالکانہ قابض ہو کر اس میں تصرف ہوگیا اور اب تک ہے تو اب تملیک کے پائے جانے میں کیا شک باقی رہا؟ پس یہ ہبہ و تقسیم صحیح ہے اور ایک موہوب لہ کا یہ عذر کہ اس تحریر میں لفظ مالک کردینے کا نہیں لکھا ہے صحیح نہیں ہے ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قالَ : أَتانا رَسُولُ فِي دارِنا هٰذِهِ، فَاسْتَسْقَى، فَحَلَبْنا لَهُ شاةً لَنا، ثُمَّ شُبْتُهُ مِن ماءِ بِئْرِنا هٰذِهِ، فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسارِهِ، وَعُمَرُ تُجاهَهُ، وَأَعْرابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمّا فَرَغَ قالَ عُمَرُ : هٰذا أَبُو بَكْرٍ، فَأَعْطَى الأَعْرابِيَّ فَضْلَهُ، ثُمَّ قالَ : «الأَيْمَنُونَ الأَيْمَنُونَ، أَلا فَيَمِّنُوا». قالَ أَنَسٌ : فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ، ثَلاثَ مَرّاتٍ متفق علیه [1]

(انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی ایک بکری کا دودھ دھویا پھر میں نے اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملایا۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ پیش کردیا۔ (اس وقت) ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب تھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (پی کر) فارغ ہوئے تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں (گویا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انھیں دودھ دینے کا کہہ رہے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بچا ہوا اس اعرابی کو دیا (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف تھا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دائیں طرف والے (زیادہ حق دار ہیں۔) پھر ان کے بعد کے دائیں طرف والے آگاہ رہو! پہلے دائیں طرف والوں کو دو۔" انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ سنت ہے یہ سنت ہے)

جواب دیگر۔ صورت مسئولہ میں ہبہ و تقسیم بلاشبہ صحیح ہے اس میں شک سراسر بے وجہ ہے کسی خیال صحیح پر مبنی نہیں ہے شک کی بنا صرف اس خیال پر ہے کہ جب تک لفظ مالک کردینے کا نہ لکھا جائے ہبہ صحیح نہیں ہوتا اور اس تحریر میں لفظ مالک کردینے کا نہیں لکھا ہے حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے ہبہ کی صحت کسی لفظ کے لکھنے پر موقوف نہیں ہے اور کسی لفظ کا لکھنا صحت ہبہ کی شرط نہیں ہے صرف زبان سے لفظ ہبہ یا لفظ تملیک یا ایسا لفظ جو اس معنی کو مفید ہو کہہ دینا کافی ہے خواہ واہب اس کو لکھ بھی دے یا نہ لکھے ہدایہ میں ہے ۔

"وینعقد الہبة بقوله وہبت ونحلت واعطیت الخ [2]

(ہبہ اس کے یہ کہنے سے واقع ہوجاتا ہے "وھبت" (میں نے ہبہ کردیا) "نحلت" (میں نے دے دیا) اور "اعطیت" (میں نے عطا کردیا)

در مختار و کنز الدقائق میں ہے :

وتصح بایجاب کوھبت ونحلت   الخ[3]

(ہبہ ایجاب کے ساتھ صحیح ہے جیسے کہنا "وھبت "میں نے ہبہ کردیا اور نحلت "میں نے عطا کردیا) شرح وقایہ میں ہے۔

"وتصح بوہبتہ ونحلتہ واعطیتہ   الخ[4]

(ہبہ "وھبتہ "نحلتہ "اور "اعطیتہ "کے الفاظ کے ساتھ واقع ہوجاتا ہے) در مختار میں ہے۔

"وشرائط صحتہافی الواہب العقل والبلوغ والملک (الی قولہ) وشرائط صحتہافی الموہوب بان یکون مقبوضا غیر مشاع ممیزا غیر مشغول کما سیتضح ورکنہا ہوالایجاب والقبول"[5]

(ہبہ کے صحیح ہونے کےلیے ہبہ کرنے والے میں ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے کہ عاقل ہو بالغ ہو اور (موہوبہ چیز کا) مالک ہو۔ موہوب کےلیے ہبہ صحیح ہونے کی شرائط یہ ہیں کہ وہ (موہوبہ چیز) مقبوض ہو غیر مشترک ہو ممیز ہو غیر مشغول ہو جیسے کہ عنقریب اس کی وضاحت ہوگی اور اس (ہبہ) کے رکن ایجاب وقبول ہیں)

عبارات منقولہ بالااعلیٰ صوت منادی ہیں کہ صحت ہبہ کےلیے صرف زبان سے لفظ ہبہ کا یا ایسے لفظ کا کہہ دینا کافی ہے جو مفید تملیک ہو لکھنا کچھ شرط نہیں ہے لکھے خواہ نہ لکھے دونوں صورتوں میں ہبہ صحیح ہوجاتا ہے اب فرض کرلو کہ صورت مسئولہ میں مسماۃ بی بی شرفن واہبہ نے نہ اصالتاً نہ نیابتاً کچھ نہیں لکھا لیکن جب مسماۃ موصوفہ نے اپنے بڑے بیٹے کو اپنا نائب بنا کر ان سے کہہ دیا کہ ہماری حیات میں سب وارثان کو ہمارے اور سب وارثان پسر متوفی کو ہماری کل جائیداد منقولہ وغیرہ کو تقسیم کرکے مالک وقابض کردو اور اس بڑے بیٹے یعنی نائب مذکور نے نیابتاً حکم مذکور کی تعمیل کردی یعنی جائیداد مذکورہ بالا کو تقسیم کرکے ہر ایک موہوب لہ کو اس کے حصے کا مالک وقابض کردیا اور ہر ایک موہوب لہ نے اس کی اس کاروائی کو بخوشی ورضا اپنی قبول ومنظور کرلیا اور اس تاریخ سے ہر ایک موہوب لہ اپنی اپنی جائیداد موہوبہ پر مالکانہ قابض ہو کر اس میں متصرف ہوگیا اور اب تک ہے تو اب تملیک کے پائے جانے میں کیا شک باقی رہا اور مسماۃ موصوفہ کا بڑے بیٹے سے یہ کہنا کہ کل جائیداد کو ہماری تقسیم کرکے سب کو مالک وقابض کردو تاکہ بعد ممات ہماری تم لوگوں میں نزاع نہ رہے اور بڑے بیٹے کا حسب الحکم اپنی مادر موصوفہ کے بمشورہا جملہ برادران اپنے تحریر مذکور لکھنا پھر ازروئے قرعہ کے باخودہا میں تقسیم کرنا اور اس تقسیم کو ہر ایک کا بخوشی ورضا اپنی قبول کرکے العبد و دستخط اپنا اپنا اس تحریر پر کردینا اور اسی تاریخ سے اپنی اپنی جائیداد موہوبہ پر قابض ومتصرف ہوجانا اور تا حیات مسماۃ موصوفہ کسی کا اس میں کچھ چوں وچرا نہ کرنا صاف طور سے بتا رہا ہے کہ مقصود مسماۃ موصوفہ اور مقصود منتظم اور اس کے سائر برادران کا ان جملہ کاروائیوں سے تملیک وتملک تھا نہ اور کچھ پس موافق مقصود جملہ کسان مذکورہ بالا کے یہ ہبہ وتقسیم بالیقین صحیح ہے گنجائش شک وشبہ کی اس میں کچھ بھی نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔

---

[1]۔ صحیح البخاري رقم الحدیث (2432) صحیح مسلم رقم الحدیث (2029)

[2]۔ الھدایہ 224/3)

[3]۔ شراح کنزالدقائن (92/5)

[4]۔ شرح الوقایۃ (264/2)

[5]۔ الدرالمختار مع ردالمختار (188/5)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

کتاب البیوع، صفحہ: 647

محدث فتویٰ